جلد ۱۰ | دہلی ۔ دوشنبہ ۱۸ ۔ صفر المظفر ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۴ اپریل ۱۹۰۵ء | نمبر ۱۵

مقدمۃ الجیش

سبکو ہمدردی لازم ہی

ساری دنیا زلزلۂ ہند کی تباہی کا [illegible] سن کر [illegible] کی امداد کے لیے مستعد ہو گئی ہے۔ یورپ امریکا و ہندوستان کے ہمدرد غریب مصیبت زدوں کی بہبودی کیلئے آمادہ ہو گئی ہیں۔ بمبئی کے مسٹر [illegible] نے ہندوستان کے عام چندہ میں تو کچھ روپے دیے ہی ہیں مگر بمبئی میں ایک خاص چندہ جمع کرنیکا بیڑا بھی اوٹھا لیا ہے۔

بمبئی [illegible] کے متولین [illegible] میں [illegible] کے ساتھ چندہ دینگے [illegible] غریب مظلومین کی حاجت [illegible] ہے [illegible] کا [illegible] اہل یورپ پر [illegible] ہے۔

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز

حضور شہزادۂ ویلز کی استقبال کیلئے ہندوستان کے مختلف مردوں نے تیاریاں شروع کر دی ہیں اور گو اسکے ضمن میں ہماری چھوٹی ملکہ کی بھی آؤ بھگت ہو جاتی مگر [illegible] کی عورتوں کو یہ خیال ہوا کہ ہم حضور ملکہ صاحبہ کے خیر مقدم کی خاص تیاریاں کریں تاکہ یہ معلوم ہو کہ اس مہذب زمانہ میں عورتیں مردوں سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ اسی خیال [illegible] میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ اور [illegible] میں اس [illegible] کا تصفیہ بھی ہو گیا ہے۔

منتظمہ کمیٹی میں تین مسلمان لیڈیاں بھی ہیں۔ لیڈی علی شاہ [illegible] مسز [illegible] الدین طیب جی ۔ بیگم ممتاز جہان [illegible] خان ۔ [illegible] لیڈیاں ہیں۔

واقعی انھیں کا قصور ہے

واہ رے پین [illegible] تجھ سے خدا سمجھے کمبخت نہیں [illegible] اور پھر کوئی کام ہو یا نہیں کہ خلیفۃ المسلمین حضور سلطان المعظم کے ہر ملکی انتظام کو بری نظر سے دیکھو۔ بات یہ ہے کہ عیسائی سلطنتوں کو یہی فکر ہے کہ کوئی موقعہ ملجائے تو سب ملکر اس اسلامی سلطنت کو چھیڑیں۔ اب مقدونیہ میں باغیوں کی گوشمالی کے لئے [illegible] کیجانب سے جو مستعدی ظاہر کیجاتی ہے تو یورپ کے اخبارات اوس پر یہ حاشیہ چڑھاتے ہیں کہ حضرت سلطان المعظم مقدونیہ کو [illegible] ہیں تاکہ موقعہ پاتے ہی سبکو حکم دیدیں کہ عیسائی باقی نہ رہیں [illegible] ہماری تہذیب کی [illegible] میں [illegible] ہے کہ اعلیٰ حضرت اپنی عیسائی رعایا کے سخت دشمن ہیں

کون سنتا ہے فغان درویش

غریب گرفتار ہندوستانیوں سے جب لاکھوں روپیہ کے بیجا حملے اور خرچے اور تمام تکلیفیں برداشت کرکے پہنچنے کے بعد جب ہمارے دامن عاطفت کی طرف ہاتھ بڑھایا اور ہماری نظر عنایت کے منتظر رہے اور دیکھا کہ اپنے وطن میں بھی ایک جوش پیدا ہوا۔ مگر وہ نادار ہی اور حکام کی فرمانبرداری انکی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے اسلئے یورپین رعایا کے مانند مفسدانہ خیالات دل میں لاکر اپنی حکومت کی پیچ تاب کی طرف متوجہ نہ ہو سکے بلکہ ایسے نازک وقت میں بھی انہوں نے اپنی وفاداری کا ثبوت دیا۔ اور امداد کرنے میں کمی نہ کی اور اہون کے قدردان کے لئے انہیں یہی سمجھا کہ گورنمنٹ ہمارے کارخانے کی ملک ہے بات یہی تھا کہ اس سے دادرسی کی جاوے مگر افسوس کہ اس مین ذرا بھی شرافت باقی ہے اور جنکے دماغ سے عقل ایک دفعہ جل چکی ہے وہ تو داد خواہی کے اس پہلو کو ہرگز برا نہیں کہہ سکتا۔ مگر افسوس یہ ہے کہ بدقسمت ہندوستانیوں کو قدم قدم پر ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں۔ آسمان سے آسمان طریقہ بھی رہنے کا بند کر دیا جاتا ہے اور ہمیں کامل یقین تھا کہ اس معقول طرز دادخواہی میں ہمیں بہت آسانی سے کامیابی ہوگی اور گورنمنٹ ہمارے کانون کو ایسے ذلیل فقروں کے سننے کی تکلیف گوارا نہیں کرنا پڑیگی۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری دادخواہی بھی پوری ہوئی اور ہماری غریبون کے سلسلے ارمان دل ہی دل میں رکھنے پڑے اور گورنمنٹ ہند کی طرف سے انہیں ٹکا سا جواب مل گیا۔ اور یہی کی تحریک کمیشن کی مخالفت کا جو جلسہ کلکتہ میں منعقد ہوا تھا اسکے سکریٹری صاحب نے ہمارے نام اور زبان کرنیکی غرض سے گورنمنٹ ہند کی خدمت میں بھیجے مگر وہ یہیں کا قرار دیکر واپس کر دئے گئے۔

انجمن سلطانیہ خفیہ کی قدرتی امداد

اس انجمن کو قائم ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے مگر اسکی حالت قابل اطمینان نہیں ہے مگر اس انجمن کے اصول اور اسکی کارروائیاں ایسی نہیں ہیں جنکی وجہ سے ترقی اور کامیابی کی توقع نہ ہو۔ اس انجمن کا اصول یہ ہے کہ مسلمانوں کے لاوارث بچوں کی تربیت و پرورش کا انتظام کیا جائے اگر وہ تعلیم کی طرف راغب ہوں تو پڑھانے لکھانے کا بندوبست کیا جائے اور اگر کام سیکھنے کی طرف مائل ہوں تو کام سکھایا جائے۔ اس انجمن کے دستور العمل میں یہ بھی ہے کہ یتیم اور لاوارث بچوں ہی کی خصوصیت نہیں ہے بلکہ ہر مسلمان جو ایسا غریب ہے کہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا کفیل نہیں ہو سکتا وہ بھی اپنے بچوں کو انجمن کے سلسلہ میں داخل کر سکتا ہے بشرطیکہ بموجب قاعدہ انجمن اسکا وظیفہ مقرر کرکے تعلیم دلانے یا کام سکھانے کا انتظام کر دیتی ہے۔ اس انجمن کے تمام ممبروں میں بفضلہ تعالیٰ ہمدردی اور دلسوزی کا مادہ ہے یہی وجہ ہے کہ عام طور پر مسلمانان صوبہ اسکی طرف متوجہ ہوتے جاتے ہیں۔ انجمن کی خوش قسمتی سے جو لوگ اسکے حامی ہیں وہ بھی اسکی حمایت کو کر رہے ہیں جن میں منجملہ انکے ایک رئیس ابن الرئیس فدائے قوم حامی اسلام عالیجناب نواب میر مظفر حسین خان صاحب انجمن سلطانیہ خفیہ کی ترقی کے دل سے خواہان ہیں اور ہمیشہ کوشش کرتے ہیں کہ اسکی وجہ سے شہر کے اکثر رئیس بھی اسطرف متوجہ ہوگئے اور بہت جلد انجمن سلطانیہ خفیہ کا یہ مقصد پورا ہو جائیگا کہ بالخصوص یتیم بچے جلد سے جلد اس انجمن کو پرورش کا گھر سمجھیں۔ اب تو غالباً انکا منہ بند ہوگیا ہوگا کیونکہ اس انجمن کی قدرتی امداد کی بنیاد پڑگئی ہے چنانچہ سیٹھ حاجی قاسم صاحب نے مبلغ ۵۰۰ روپیہ مرحمت فرمائے اور بہت سی ناداروں کو خرید کر انکی ترجمہ کرکے دیا اور ہمیں فرمایا کہ انجمن کا شکریہ ایک خاص جلسہ میں انجمن کی طرف سے ادا کیا اور اسکو ممدوح نواب میر مظفر حسین خان صاحب بہادر جناب کے حضور میں...

مشکلیں اتنی پڑیں مجھپر کہ آسان ہوگئیں

زلزلہ کے دورہ میں اسقدر تیزی سے گذرا کہ رعایا کو ادھر مشکل حکام وقت کو زیادہ تر ہے کوئی ہمدردی کیلئے چیتا ہے کوئی چندہ دیکر ایک صاحب ایک طبیب اپنی عاجزانہ بلند ہمت ہے لندن اور وہاں اور امریکا اور جاپان سے بڑی خدائی مین سپاہ آگیا۔ شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم نے ہمارے حال زار پر توجہ کی۔ لارڈ اور ڈیوک کرزن نے جبھوٹی ہمدردی کی چیچ پر خیر خواہی کی۔ ہماری ہمدردی ہمیشہ خود ایک تماشہ عظیم ہے اسکا اس زلزلہ سے نقصان بہت کچھ ہوا ایک دو آبادیاں اور گھر تین لاکھ ... لاکھ ہیں ہی پر آکے ہیں جنکا زلزلہ کی شکست دیکھی جنسیں کے حساب قتل و غارت کا نمونہ ہے کہ تمام دنیا میں شور مچ جاتا ہے اور طاعون کو نہیں دیکھتے اور پھر کوئی متوجہ ہی نہیں حالانکہ طاعون سے ہفتہ وار ہزاروں سے زیادہ ہندوستانی موت کا لقمہ ہوتے ہیں۔ زلزلہ کے مقابلہ میں طاعون کی پالیسی بڑی پالیسی ہے کہ جسکا بار اسکو خبر ہوکر گیا ہو اور جسکو جیسا کام کرکے چلا جاتا ہے۔ سرکاری رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ ہفتہ گذشتہ ۹ اپریل میں تمام ہندوستان میں ۳۱ ہزار ۱۵۱ موتیں طاعون سے درج رجسٹر ہوئی ہیں یہ اور بھی زیادہ ہیں کیونکہ بہ ہمہ وجوہ طاعون والوں کی پوری تعداد درج نہیں ہوتی ورنہ شاید طاعون زدوں کی تعداد اور بھی خوفناک ہوگی انہیں میں صرف پنجاب میں ۱۲۱۷۰ ممالک متحدہ میں ۹۹۵۵ بنگال میں ۲۲۰۱ علاقہ بمبئی میں ۲۹۱۰ شہر بمبئی میں ۹۹۳ علاقہ مدراس میں ۱۰۰ صوبجات وسطی میں ۵۰۰ راجپوتانہ میں ۱۱۸ حیدرآباد میں ۱۵۰ کلکتہ میں ۱۲۷۸ اور کشمیر میں اموات طاعون درج ہوئی ہیں۔ مگر کسقدر حیرت انگیز ہے کہ کوئی اسکے انسداد اور استیصال کی طرف متوجہ نہیں ہوتا سنا ہے کہ لندن سے کچھ عیسائی صاحب کشف اگر مسیحائی کرنے آئے ہیں۔ بمبئی کی پلیگ کمیشن نے کیا کیا۔ ہر رنگ ڈالنے کو ہر طرح لکھنے بازنطے کوشش کر رہے ہیں۔ دیکھیں تو ہمیں کیا انجام ہو۔

[illegible]

آخر کو کرزن کو کس نے بیمار کر دیا

نہایت رنج سے سنا جاتا ہے کہ حضور لارڈ کرزن کی طبیعت کچھ ناساز ہو گئی ہے - اور آپ اب کمرۂ علالت میں تشریف رکھتے ہیں ہندوستان کی گرم آب و ہوا ہندوستان کے پولیٹکل امور کی گتھیوں کا سلجھانا - غرض ایک ہزار سودا - اور اس پر طرہ یہ کہ ان ناسمجھ ہندوستانیوں کی کج فہمی اور ناعاقبت اندیشی کمر بستہ باندھ کے منتظم کے پیچھے پڑے ہیں - کسی طرح کسی پہلو قابو میں آتے ہی نہیں - ان کی بدقسمتی اور نالائقی کو دیکھئے - کہ بزرگانہ اور ہمدردانہ نصیحت کیجئے تو برا مانتے ہیں - اور اوس پر تمام دن بڑے پہلو اور نئی شاخیں نکالتے ہیں - اور پھر صرف اتنا ہی نہیں جا بجا جلسے کرتے ہیں - [illegible] مشتعل کر جاتے ہیں - اور کرتے ہیں - کیا ایسے جلیل القدر حاکم کے کاموں پر نکتہ چینی کرنا - اور اس کی نصیحت آمیز باتوں کو بڑے پہلوؤں پر ڈھال لینا وفاداری گورنمنٹ اور خیرخواہی سرکار کا بڑا جزو ہے۔

ہاں لارڈ کرزن جیسے تعلیم یافتہ بڑے متحمل مزاج بڑے پولیٹکل بنے ہوے اور بڑے صلح پسند ہیں - مگر آخر ہیں تو آدمی - تحمل کی بھی ایک حد ہے - [illegible] کہاں تک برداشت کیجائے آپ - غالباً اپنا ہی دست گر مقابلہ پر ہو جائیں اور [illegible] نہیں [illegible] جن کا سر [illegible] ہو جاتا ہے [illegible]

انتقال بزرگ دین بمبئی ایک عالم محترم صاحب

اس سال حضرت عزرائیل کو نہ جانے کیا سوجھی ہے کہ بمبئی کے معاملہ [illegible] ہے اور پھر صرف [illegible] معاملہ بھی اور معاملہ کے ساتھ موت ور [illegible] ایسے گوشے کی ہمیشہ کے لحاظ [illegible] چاہیئے اور بمبئی کے بعض بزرگ اور وہ لوگون کا یہ حال ہے کہ روز موت انکے نزدیک [illegible] ہوتی ہے اور چٹ روز [illegible] قبرستان کا شرف بخشا [illegible] مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم [illegible] لوگ ابھی رو ہی رہے تھے کہ ان کو ایک اور صدمہ جانگزا کی پہنچی - مولانا ہدایت اللہ صاحب مرحوم و مغفور کی ذات بھی ان مقدسات سے تھی اور نہ صرف مسلمانوں کو دینی و دنیوی دونوں قسم کے فیض پہنچتے تھے مسلمانوں کی [illegible] اور پھر [illegible] ہوا اور پھر بمبئی کے مسلمانوں کی حالت تو نہایت ہی قابل رحم ہے - وہ یہی ہے جسکو بیان کے دو [illegible] سمجھیں - بمبئی کی زمین کوئی عالم پیدا ہی نہیں کرتی - کر اور پر جتنے حافظ آتے ہیں اونکو سیٹھوں کی رضامندی کا خیال بہت زیادہ ہوتا ہے - اور اپنی جیبوں بھرنے کے لئے - وہ [illegible] ہیں جیسے سیٹھ صاحبان خوش ہوں غرض کرنے کے لحاظ سے بمبئی کی حالت نہایت ہی قابل افسوس ہے - ایسے قحط علما کے زمانہ میں ایسے زبردست عالم کا اوٹھ جانا واقعی مسلمانوں کی بدنصیبی کی علامت ہے - بمبئی میں اب ایسا شخص جسکو بالکل صحیح طور پر حامی اسلام کہا جائے کوئی نظر نہیں آتا - مگر [illegible] لارڈ کرزن [illegible] اسلام [illegible] مسلم [illegible] کے اسلام کو ایسا [illegible] بھی [illegible] صاحب [illegible] ہم [illegible]

شہزادہ جارج کا خبط

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب ترکی سلطنت نے سلطنت یونان پر فتح و نصرت کا ڈنکا بجایا تو دول یورپ نے یونان کے آنسو پونچھنے کے یہ ترکیب نکالی کہ کریٹ کے انتظام کے لئے شہزادہ یونان کو تجویز کیا - اور باب عالی سے درخواست کی کہ تھوڑے عرصہ کے لئے یہ تجویز منظور کر لیجائے - تاکہ کریٹ کی عیسائی جو مسلمانوں کے خلاف شورش مچاتے رہتے ہیں اسکا انسداد ہو جائے باب عالی نے اس درخواست کو کچھ خاص میعاد تک منظور کر لیا اور میعاد قائم کر دی اب اسکے اختتام کا زمانہ قریب ہوا تو پرنس جارج نے وہاں کی عیسائی آبادی کو ابھار دیا کہ تم [illegible] کی پالیسی اختیار کرو - یعنے ابھی سے [illegible] کرکے دول یورپ کو اس طرف متوجہ کرو کہ وہ [illegible] اصل [illegible] کریٹ کو یونان سے ملحق کر دیا جائے - تاکہ ہمیشہ کے لئے اطمینان ہو جائے

چنانچہ انہوں نے دول یورپ سے استدعا کی لیکن دول یورپ جانتے تھے کہ اسکا نتیجہ کیا ہوگا - انہوں نے صاف جواب دیا کہ جبتک کریٹ کے مسلمان بھی ہمارا ساتھ نہ دیں گے یہ درخواست منظور نہیں ہو گی - مگر عیسائیان کریٹ اس جواب سے برانگیختہ ہو کر دھینگا دھینگی کے لئے تیار ہو گئے اور گویا حکومت [illegible] ایک جلسہ کیا - اور آپ ہی آپ اسکا فیصلہ کر ڈالا کہ کریٹ یونانی سلطنت سے وابستہ کر دیا گیا اب ترکی سلطنت کا کوئی حق نہیں رہا - اس جلسہ کی اطلاع دول یورپ کو کر دی گئی اسکا مطلب ہوا [illegible] پنچایت کی [illegible] کوئی ضرورت نہیں ہے [illegible]

بقیہ صفحہ [illegible]

ہنوز روز اول است

لیجئے جناب کابل مشن کا بھی کچھ حل ختم ہو کر چینے وال سردی سے لطف حاصل کرکے حضور سردار دوڑ رہا بہادر کو دعا دیتے ہوئے ہندوستان لوٹ آیا۔ یہ تو مشن والوں کا دل ہی خوب جانتا ہوگا کہ وہاں کیسے انکی جان پر بنی تھی مگر ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کیا کوئی نظاہر طور پر تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ کہاں گئے تھے کہیں نہیں۔ کیا لائے کچھ نہیں۔ کیونکہ جب اس امر پر غور کیا جاتا ہے کہ حضور وائسرائے بہادر نے ہندوستان میں آتے ہی جو دعویٰ کیا تھا۔ کہ کابل مشن بھیجکر یہ کرونگا وہ کرونگا اور ہمیں کہاں تک ترقی ہوئی ہم تو یہی جواب دینگے کہ ہنوز روز اول است۔ کہنے کو تو لارڈ صاحب بہت کچھ کہ گئے اور اپنے ارادہ کے اتمام کی کوشش میں بھی کوئی بات اٹھا نہیں رکھی مگر پالا ایسے ویسے سے تھوڑا ہی پڑا ہے۔ حضور امیر کابل اپنی غرض کو تاڑ گئے اور ایسی ایسی ہاڑوں گھاٹیاں بتائیں کہ یہ بھی کچھ دن یاد کرینگے۔ پارلیمنٹ میں سوال پیش ہوا کہ لارڈ کرزن کے مشن سے کوئی نتیجہ بھی نکلا۔ تو کسی نے بہت ہی دبی زبان سے یہ جواب دیا کہ ہاں کابل اور برٹش گورنمنٹ کے درمیان جو معاہدہ پہلے ہو چکا ہے اوسیکی پھر تجدید ہوئی۔

لے سبحان اللہ۔ کیا اچھا نتیجہ ہے اوسی معاہدہ کی تجدید کرنے کے لئے لارڈ صاحب نے دعویٰ کا پہاڑ سر پر اوٹھایا تھا۔ مسٹر پارلیمنٹ کا یہ جواب خالی از طعن نہ تھا۔ لارڈ صاحب لمبی جیب ہے تو خوب سمجھے۔ کہ سمندر کا برکھوروں تماشا ہی کرتے تو یہ آنکھوں دیکھ لیا۔

ابھی جان باقی ہے

جاپانی تو یہ سمجھے تھے کہ روسیوں کے اکھڑ پیر جیسے بھاگ گئے۔ اور اب یہ نہیں ہار مانکر ہمارے آگے صلح کے لئے گڑگڑانا پڑیگا۔ روس کے دشمنوں نے یہ خبر اڑادی کہ بہادر جاپانیوں نے روسی بیڑوں کی کشتی کر ری کر دی۔ اور روسی خانہ جنگیوں سے گورنمنٹ حواس باختہ ہو گئی ہے اسلئے اسے یہ فکر ہے کہ کسی طرح جاپانیوں سے پیچھا چھڑا کر گھر کی خبر لیں۔ ورنہ بہت جلد سلطنت کی کایا پلٹ ہوگی۔ اس خبر کو سنکر جاپانی پھول کر کپا ہو گئے۔ کہ ادھو ہو ہمنے بڑی کامیابی کے ساتھ شیر کا شکار کیا۔ فتح کا سہرا ہمارے ہی سر رہیگا۔ اور یورپ کی ایک بڑی سلطنت کو ہے بڑی عاجزی کے ساتھ بڑی عاجزی کے ساتھ صلح کی درخواست کرنا پڑیگی۔ گورنمنٹ روس بڑی پریشان تھی مگر آخر یہ سمجھا گیا ہے ہمارے دل میں بھی صلح کا خیال نہیں گذرا ہے اور دشمنوں نے یہ کیا اڑا دیا وہ بیچارے جواب دیکر کس کس کے منہ بند کرتے اسلئے اونہوں نے ایسی ترکیب کی کہ سب کی آنکھیں کھل جائیں کہ روس ایسا تو گیا گذرا نہیں ہے کہ ذرا سی سلطنت سے مقابلہ کی تاب نہ لا سکے۔ فوج کی روانگی تھی جب سے دھکا پیل شروع کر دی۔ اور وہ بھی اس صفائی سے کہ ہماری معاملہ فہم گورنمنٹ بھی چونک گئی کہ اس قدر روسی فوج آنا فانا میں کہاں سے ٹپک پڑی۔ بحری فوج اور جنگی جہازات کی تیاری بھی روس نے تجویز کر لی۔ دیکھنا چاہیے جاپانیوں پر اسکا کیا اثر پڑتا ہے مگر غیرت ہے جاپانی بھی خواب غفلت میں نہیں۔ وہ بہت چوکنا ہے۔

ہمت تری قوم میں ندا

ہم تو پہلے ہی سمجھے ہوئے تھے۔ کہ لکھنؤ کی بھانڈ پر گھر کا نہ گھاٹ کا۔ وہاں پہلے ہی بہت ٹھیک طور پر چسپاں ہوتی ہے مسلمانوں کی طرف سے الگ اہیر چٹکا رہتی ہے اور غیر مقلد جیسا اسکی درگت کرتے ہیں۔ غرضکہ جہنم کی کھائی میں اسے کہیں جا کر امان ملے تو ملے۔ جبلپور میں جا کر انہوں جو بیطرح شور مچانا شروع کر دیا زبان یہانتک پہنچی کہ حسب عادت بد زبانی اور تبرا بازی شروع کر دی۔ وہاں کے شرفا اس بات کو کیونکر گوارا کر سکتے تھے۔ اونہوں نے تھانہ دار صاحب اس شہر کے شرفا کی درخواست کی تھانہ دار صاحب نے اپنی جبلی سعادت سے کرلیا اچھا مگر یہ ایک ضروری بھلا اور جھگڑا ہونے لگا تھا اونسے بلٹے سے خلاف ہنگامہ کر دیا۔ تھانہ دار نے ڈپٹی کمشنر کو رپورٹ کیا کہ یہ شخص بہت ہی ہنگامہ بھرا ہے اور شہر کے تمام شرفا اسکی کمینہ گوئی سے تنگ آ گئے ہیں اسلئے فوراً اسکی زبان بندی کرنا لازم ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے اس معاملہ میں اچھی طرح جانچ پڑتال کرنیکے بعد یہ حکم نافذ کیا کہ آئندہ یہ مصنف کھلے میدان وعظ نکرے اور جسے اسکی چرب زبانی سننے کا شوق ہو وہ اسکے گھر میں بلا کر جتنی چاہے سن لے اور اپنے دوستوں کو بھی سنوائے مگر اسکی بھی اطلاع پہلے تھانہ دار کو ہونی چاہیے۔ بیچارہ ذلت کا تحمل نہ ہوا اور وہاں سے چلدیا بد معاش اگر وہ کی فکر میں چل دیا ہم تو سمجھے کہ ناموس کے گرد جا مرے مصیبت میں ہنگامہ بنا دیں گے اور ہی خیال ہے جس کے جنت کا سبب بنا بطور قدردانی روپیہ کا چندہ ہوگا

لارڈ کرزن حامیٔ اسلام

یادیبا السلطان الغازی قیصر [illegible]
[illegible] جناب [illegible] مسلم
ہیرلڈ لکھتا ہے کہ مسلمان اگر سچے مسلمان اور [illegible]
[illegible] کا لحاظ ہے تو چاہئے کہ وہ لارڈ
کرزن کو حامی اسلام کہیں محض اس بنا پر کہ لارڈ کرزن
نے دہلی کی مسجد جامع میں ایک رحل عنایت فرمائی
اور دہلی دربار کے موقع پر عید الفطر کی نماز کی وجہ سے
دربار کا وقت بدل دیا تھا۔ [illegible] مسلمان
کہہ سکتے ہیں؟ ہمارے زمانہ کے ایک مفتی بے مثال فاضل
[illegible] محض مسلمانوں اور اسلام کی ہمدردی کی وجہ
سے اور بلا کسی کی خوشامد کے خیال کے یہ فتویٰ دیتے ہیں
کہ [illegible] کی طرح جنہوں نے اپنی جان مال
خدا کی راہ میں خرچ کیا۔ اور جنسے مسلمانوں کو دینی اور
دنیوی بہت سے فوائد پہنچے جنہوں نے اشاعت اسلام
کے لئے اپنے وطن اپنی جائداد اور اپنے بال بچوں کو خیرباد
کہکر [illegible] سفر اختیار کئے اور دور دراز ملکوں
میں جاکر اسلام کی اشاعت کی۔ [illegible] خدمت
کی وجہ سے تم خلیفۃ المسلمین یا غازی یا شہید یا اولیا
یا خادمان خدا کہتے ہو۔ لارڈ کرزن کو بھی حامی اسلام سمجھو
ورنہ سمجھو تو یہ ثابت ہوگا کہ تم سچے مسلمان نہیں ہو اور
تمکو اپنی قدیم شان و عزت کا لحاظ نہیں ہے۔ [illegible]
اٹھانا بھی احسان مانا جاتا ہے۔ [illegible]
کا احسان کیوں نہ مانو جنہے جامع مسجد دہلی میں ایک
[illegible] رحل عطا فرمائی اور مسلمانوں کی نماز عید کیلئے
دربار کا وقت بدل دیا۔ اگر مسلمانوں کے بزرگوں میں سے
کسی نے اسلام کی اتنی حمایت کی ہو تو بتلاؤ ورنہ تم بھی
[illegible] کروگے کہ [illegible] ہر قوم کے
[illegible] موقع سے [illegible] مسلمانوں کو [illegible]
[illegible] مندر میں [illegible]

لارڈ کرزن کرشن اوتار

ہیں۔ اور بجائے کیسے وہ بھلا خوشامد کیا جانیں
کیونکہ اپنی قابلیت اور لیاقت پیدا کرکے جانتے ہیں
جو کچھ لیا چاہتے ہیں اپنے زور بازو سے
اپنی لیاقت کے گھمنڈ پر اپنی قابلیت کے بل پر اپنی
کثرت تعداد کے زعم پر اپنی دولت کے غرور کے
بھروسے پر اور مسلمانوں میں نہ قابلیت نہ لیاقت
نہ کثرت تعداد نہ دولت یہاں تو کوئی صورت
بھی بیان اللہ ہی اللہ ہے۔ جب کچھ بھی نہو
تو آخر کریں کیا۔ لگے خوشامد کرنے۔ مگر
آج تک تو جو کچھ خوشامد کا ڈھنگ تھا
فقط دنیوی رنگ میں تھا دینی خوشامد
مسلمانوں نے اب تک نہیں کی تھی۔ مگر یہ
بیہودہ مرحلہ بھی طے ہوگیا۔ بمبئی کے فاضل
اور بیمثال مفتی مسلم ہیرلڈ نے یہ فتویٰ
دیدیا۔ کہ لارڈ کرزن کو حامی اسلام سمجھیں
اور اگر نہ سمجھوگے تو عاقبت میں مٹی برباد
نہ خدا کا دیدار نہ محمد کی شفاعت بس دوزخ
کے طبقۂ اسفل السافلین میں جھونک دئے
جاؤگے۔ سچ تو یہ ہے کہ مسلمانوں اگر تمہیں
کرنا ہے لیڈر پیشوا اور ہمدرد حکام جہاں خدا
[illegible] ان کی خوشامد کرتے ہیں تو صرف
ہماری بھلائی اور ترقی انکو مدنظر ہے۔ بس [illegible]
میں کبھی انکو بھی ایک [illegible] چاہئے یا کھانے
کی دعوت یا پانچ دس روپے کی بھینٹ یا اور کسی قسم
کی فتوحات ہوجاتی ہے تو اس سے کیا ہوا مفت کا
مفتی اور قاضی کو بھی حلال ہے گر مسلمانوں کو چاہئے گر
ان بیچارے مفتی لیڈروں کی خدمت کی قدرشناسی کریں
اسلئے کہ دنیاوی دولت تو انکے پاس بھی نہیں جو
وہ بیچارے [illegible] صرف کرتے صرف دین باقی ہے سو وہ بھی

لارڈ کرزن روح القدس

ہیں۔ یہ خبر ملا ہے کہ [illegible] کے مفتی کو اور بھی اپنی نسبت
[illegible] کے ثبوت [illegible]
تو جب حکام وقت کی تقلید تو اب کیا فرض ہے۔
الناس علیٰ دین ملوکہم۔ مگر افسوس ہے کہ ایسی چیز تک
کوئی ملا نہیں۔ بنگالی والے چیخ رہے ہیں کہ لارڈ
کرزن کے زمانہ میں اگر کچھ فائدہ ہوا ہے تو انہیں
انگریزوں کو یوریشین کو اور پورچگیزوں کو ہوا ان کی
رو کہن میں ہندوستانیوں کو بھی کچھ گر اثر لگا
پھر کیا وجہ ہے کہ انگریزوں یا پورچگیزوں نے لارڈ
کرزن کو روح القدس نہیں مانا کیا انکو بھی ہندوؤں
اور پارسیوں کی صحبت کا اثر ہوا جنکا بنگالیوں کی
چیخ پکار نے کچھ کا پلٹ کر دی۔ یا یہ بھی بیہودہ
احسان ناشناسی ہے۔ کیونکہ لارڈ کرزن [illegible]
بھی ہیں [illegible] بھی ہیں۔ ہندوستان کے
حاکم بھی ہیں۔ انگریز اونچی دنیوی [illegible] اور
سنا ہے کہ لارڈ کرزن کے والد بزرگوار پادری ہیں
اور لارڈ کرزن پادری زادے [illegible] پھر کیا کہ ہے
گر [illegible] حقوق کے ٹھیکہ دار تو وہ ہیں۔ دینی
تفوق اور فضیلت انکو ورثہ میں ملا ہے۔ اور انکو
روح القدس سمجھنا کوئی نئی بات نہیں۔ مگر بعض
انگریز بھی بڑے خود مطلب ہوتے ہیں اپنے فائدہ [illegible]
نادانی اور [illegible] ہے۔ قدرشناسی کا وقت
آگیا [illegible] ان [illegible] لارڈ کرزن
جیسے کہیں دو چار ہوتے تو ہم قدم لیتے اور
کہتے۔ کہ کرزن صاحب [illegible] آپکے [illegible]
یا ہمارے بے مثال مفتی قدرداں اور حق شناس [illegible]
[illegible] ہمارا مسلم ہیرلڈ۔ مسلمانوں کے [illegible]
برابر کوئی چیز فرض نہیں [illegible] مسلمانوں [illegible]
کچھ [illegible] اسکا فیصلہ [illegible] پر چھوڑتے ہیں

معرکہ آرائی

اب رنگ لائی گلہری

بچوں کے قاضی دام فنونکم۔ ڈیڑھ گز کا ڈنڈا لیے بیٹھا عرض ہے۔ یہ تو فرمائیے کہ امراضی لا فراخ مزاج و دماغ میں اس بدلنے والی رُت نے کیا پیدا کیا یا اس پڑھنے لکھنے والے نے اپنی غیر معمولی سردی سے سیخ کو گرم کر دیا۔ پہلے یہ تو سنیے کہ جس نونہالان چمن کی طرح نسیم سحر کی جھیڑ چھاڑ سے کلیوں پر جھوم جھوم جاتا ہو، نمایاں آثار بھی ہوید ہیں۔ چیکرا دیجیے اپنے کمرے کو دیکھیے اس کو ہمیشہ حال خورد و معصوم کر لیجیے۔ بچوں کا جو عصا کہ پہیوں لگے جانے کے قابل ہو، بیک جنبش زور کھیت کر دینا۔ جو اسکا تو بچہ ہو جیکا جو دیکھئے گا۔ بالفعل میں آپکو ایک ڈانگ سناتا ہوں جو کل شام کے سات بجے تفریح جاتے وقت چند دوستی والے اشخاص آپس میں کرتے جاتے تھے اور میں پیچھے پاؤں اور ان کے پیچھے پیچھے اس گفتگو کا لطف دل ہی دل میں مزے لیتا جاتا تھا۔ مختصر جماعت میں پانچ شخص کے وجود کا ثبوت دیا جنکو میں بچانتا تھا۔

(تیمان) کیوں جی صفیر اب تمہارا کیا ارادہ ہے۔ (صفیر) کچھ مت کیا پوچھتے ہو۔ اس شخص نے بسمل سے پر جبرت ہمیں مفت بدنام کیا۔

(لطفو) بدنام کرنے کی بھی ایک ہی کہی۔ تمہیں کس طرح بدنام کیا۔ ہاں یہ تو ہے کہ تم ترغیب دینے والوں میں ہی تھے۔ اور اگر انصاف سے دیکھو تو کوئی بدنامی نہیں بڑی نیکنامی ہے۔ تم کوئی اگر اتنا باندھا ہی تھیں۔ پھر کیا۔ اور اگر تم کو بدنامیوں کا خیال تھا تو ان حضرت سے کیوں اصلاح نہ لی۔

(حضرت) واہ میاں لطفو۔ اصلاح لینے کی بھی خوب کہی۔ بندۂ خدا اصلاح کیا ہاتھی میں نے مضمون کا رنگ اور پہلو ہی بدل ڈالا بلکہ تختہ ہی اُلٹ دیا۔ میاں صفیر تو ایسے گھبرا گئے ہیں جیسے نا بالغ ہے مریض یا زاغ سے بے چین۔ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ چاہا نام لیکر نہ یا آخر جائیں۔

(لطفو) بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ یہاں تو کچھ بری کا مضمون ہے۔ اگر نکل گئے تو بدنامیہ بھی ہو جیا۔ اور اگل دینا تو گوارا نہیں۔

(صفیر) کیا عرض کروں میرا تو ناک میں دم اور دم میں ناک ہے۔ جی میں آتا ہے کہ اس پیشہ ہی کو آگ لگا دوں۔ بھاڑ میں جھونک دوں۔ اور دوستوں سے پردہ ہی کیا۔ لو ابھی توبہ بھی کر لی۔ یہ میاں بسمل انکے گواہ ہیں۔

(تیمان) تو کیا صفیر دل سے تائب ہو گئے یا صرف زبانی۔ (بسمل) تیمان بھی اب چل نکلے۔ کچھ دنوں بعد بڑی سودائی کی طرح بڑبڑاتے پھر وگے۔ دیوانہ کہیں کا۔ ارے صفیر ابھی بچہ ہے۔ اور یہ منزل کڑی ہے۔ ذرا برقلموں کے جلوہ رنگ رنگ کی نیرنگیاں دیکھتے بہاتے سنبھل جائیگا۔ ابھی نہا سا کلیجہ ہے۔ بدنامیوں کی ٹیس نکل گئی۔ درد ہونے لگا۔ گھبرا گیا۔ پھر سچ تو یہ ہے کہ ان سادہ جو سچ پوچھو تو بیزار ہی کرنے ہے بھی۔ بقول شخصے ۵ گر یار کے بلائے تو کیوں نہ پیجئے سحاب۔ توبہ کیجیے سو توڑئیے۔ (لطفو) ہاں حضرت شعیب بھی تو یہی اعتقاد تھا۔ سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔ آپکی بیاقت سے جو اس معصوم بچے پر رحم فرمایا۔ ورنہ کب کا آپ کے ساتھ گھن کی طرح پس جاتا۔

(حضرت) بجا ہے۔ مگر میاں صفیر دیکھو صلاح کی بات ہے۔ اب سے جو مضمون بھیجو کھلم کھلا ہمارے نام سے بھیجو۔ دیکھنا ہے کہ کون سر اٹھاتا ہے۔ قسم ہے اپنے مسیح وقت کی ایسا بچاؤ کیا ہے کہ کوئی بھی اپنی ہستی و نیستی میں تمیز نہ کر سکے۔ جیکو جیوٹ جائیں گر چہ پیر ہوں مگر جہانگیر ہوں۔

(تیمان) کیوں نہ ہو جہانگیر کی سی طول کرتے ہی تو زمین گیر ہو گئے۔

(لطفو) کیوں نہ ہو استاد مانتا ہوں۔ ہم تو مرشد تھے تم ولی نکلے۔ معلوم ہوتا ہے کہ علم سیمیا کے دفاتر کو چاٹ چٹ پٹ کر کے خاندان بھر کا علامے کی بڑ اڑا دی۔ خوب شد۔ ابو فتاحی طلسم نامہ بھی تمہارے ہی دم سے ہو گی۔ پھر یہ میں لوح غفلت کی سرد بھی اختیار کرو۔ شرکے بعث کی تیر کا جوہر دکھاؤ۔ تخت تکبر پہ جلوس فرماؤ۔ تمہیں بستر علم ہے۔ مانڈتے اور اڑاؤ جشن زخم سے کلود چکر کھا یا ہے۔ پیر جی کے اعتقاد پر تصویر ہستی کا دم نکال اب پھر کیا ہے جیسا ہی چین لکھتا ہے۔

(صفیر) واہ میاں لطفو کیوں نہ ہو لطیفہ گوئی تو آپ ہی کے دم سے روشن ہے۔ آپ کیا ہیں صفیر کو کے ٹمٹماتے چراغ سے اشتعال اٹھے یہ صفیر کا گیسٹ ہو گیا۔ قصہ دو کھنڈا۔ بلبلا بچکیا۔ ہم لوگ بھلا چلتے والی اسامی تھوڑا ہی تھے۔ خواب سے ناحق ہی تو ہو گئے۔ اب جو نظر اٹھا کر دیکھا تو نہ لیان اور ان کے صفیر ہیں پر غائب۔ خدا ہر کسی کے دست تقلم سے بچائے۔ کسی شریف کو دھکے نہ کھلائے آمین

الراقم

چین لینے دوں تجھے ممکن نہیں

ہاتھ دھو کر میں ترے پیچھے پڑا

بقلم

جدت پسند جہانگیری

این خانہ تمام آفتاب است

ہر ماہ کے پنچ بہار میں خاص الخاص ایڈیٹر کی جانب سے

ایک مضمون [illegible] کے متعلق جس کی سرخی کا خلاصہ
"اسلیم میں رونق" لکھا گیا ہے۔ میں نے بغور پڑھا
آپ جانتے [illegible] صاحبان کے کرتوت کا آئینہ
درست فرمایا ہے چنانچہ مضمون نگار کے قلم جادو رقم
سے سفر [illegible] پر پیچ در پیچ پہلوؤں سے پیرایہ
مضمون سونے پر سہاگہ کا لطف دے گیا۔ [illegible]
[illegible] ہوا گر چشم [illegible]
کے مصداق شوق پر [illegible] کیا میں جو ان لفظوں کی۔
[illegible] رکعت جیسے کے بعد
[illegible] پہنچی وہ ہمارے مضمون [illegible]
[illegible] احمد مرحوم [illegible]
[illegible] یہ بات بھی مانتے ہوئے جیسے اسلام
جیسا [illegible] ہر ایک فن میں حق [illegible]
[illegible] مستقیم سے [illegible] مسجد جیسے فرمایا [illegible]
[illegible]
[illegible] کا وظیفہ پڑھنے والا نہیں۔

جب ہی اپنے تمام دینی و دنیوی امورات
کو [illegible] جب انہیں میں سے کوئی بھی
[illegible] ان کے روبرو [illegible] تو تم [illegible]
پردہ کی دھجیاں تعلیم نسواں کے پہلو میں اڑتے
جب [illegible] کھڑکیاں بھی خروج ہو گئی
اور مسلمان [illegible] اپنی بیوی [illegible] کی
[illegible] بلندی اور بلندی ہی کیسی بلندی
[illegible] اونچی بلند ہو سکے [illegible] پر
[illegible] کریں گے۔

چنانچہ اس کام کے لئے بہت سے [illegible] صاحبان
[illegible] مصداق دنیا طلبی پر آمادہ
ہو گئے۔ جنکو ہنوز [illegible] امداد کی [illegible]
[illegible] ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے
بالخصوص مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب قادری
پھلواروی [illegible] پھرتے ہیں۔

آپکی [illegible] طبیعت [illegible]
بے سبھی جانتے ہیں۔ کہ آپ اپنے وقت کے
[illegible] لوگ آپکے فارسی [illegible]
پر [illegible] ہیں۔ مگر وہ [illegible] ہیں
ہم آپکی قرات کی [illegible] اور وہ بھی خاص
اس مدرسۃ العلوم یا خانقاہ کی جہاں پر مولانا نے
قرات سیکھی ہے [illegible] دیتے ہیں کہ اس [illegible]
سے [illegible] مولانا [illegible] کے [illegible]
کریں گے۔

[illegible] آیا [illegible] کے اندر [illegible]
کسی دوسرے [illegible] کے لمبی ریش والے کو۔

راقم [illegible]

[illegible] - از [illegible]

کیا ہنسی آتی ہے مجھکو حضرت انسان پر
فعل بد تو انسے ہو لعنت کریں شیطان پر

[illegible] مارواڑی [illegible] اور شوقینان شہر [illegible]
[illegible] السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت مولانا
[illegible] قمری مہینے کی [illegible]
تاریخ کا ایک سچا واقعہ ہے بیان کرتا ہے۔ خدا گواہ
ہے [illegible] سننے کا [illegible] تھا۔

شام کا وقت ہے [illegible] بجا
چاہتے ہیں۔ اور [illegible] کی روشنی کی [illegible]
سے [illegible] ایک خاص جلیس کے ہمراہ [illegible] بازار کی
کی سیر کو نکلا ہوں۔ ابھی مسجد کے قریب ہی
پہنچا ہوں [illegible] شور و غل کی آواز [illegible]
کانوں کو محسوس ہوئی۔ آگے چل کر کیا دیکھتا
ہوں کہ [illegible] کے عین [illegible] کے قریب ہر
قسم کے لوگوں کی ایک کثیر جماعت [illegible]
غل میں مشغول ہے۔ پہلے تو مجھے کچھ [illegible]

ہو گیا مگر تھوڑی ہی دیر میں قوت حافظہ نے مجھے یاد دلایا
کہ آج اس مقام پر [illegible] کی طرف سے
شادی کی تقریب میں تھیٹر کا تماشا ہے۔ اتنے میں
ہماری آنکھیں ذرا اوپر کی جانب گئیں تو [illegible]
دیکھتے ہیں کہ ایک سائن بورڈ میں [illegible]
کمپنی کلکتہ" تحریر ہے۔ خیر صاحب اس [illegible]
[illegible] میں بھی اپنے ہمراہی [illegible]
[illegible] ایک [illegible] میں کھڑا ہو کر اس [illegible]
[illegible] وغیرہ وغیرہ
کے عجیب حیرت انگیز سماں کو دیکھتا [illegible]
[illegible] شوقین [illegible] شہر کی سواریاں [illegible] جوق در جوق
آنے لگیں۔ ان حضرات نے اپنی وضعداری میں کچھ
دقیقہ اٹھا نہیں رکھا تھا۔ وہ [illegible]
[illegible] رو پہلی [illegible] وہ کالریں
[illegible] وہ مختلف [illegible] اعلیٰ کام کی اونچی
اونچی [illegible] کی ٹوپیاں۔ وہ عربی وضع کی [illegible]
غرض [illegible] خوشنما [illegible] تھا
[illegible] کوئی نادان [illegible]
[illegible]
[illegible]
چند شوقین رؤساء شہر اپنی اپنی [illegible]
سے اتر کر [illegible] پھاٹک کی جانب کا رخ کیا۔
پھاٹک پر پہنچتے ہی سپاہی [illegible] نے پہلے تو
انہیں [illegible] مگر بعد [illegible]
پر بعض کو [illegible] اندر جانے دیا۔ اور بعض کو [illegible]
[illegible] میں جا کر
[illegible] یہاں جگہ نہیں۔ ابھی [illegible]
منظر کی صورتیں ہماری آنکھوں سے جدا بھی نہیں
ہوئی تھیں کہ ایک شہر کے ایک خاص [illegible]
نے اپنی [illegible] سے اتر کر [illegible]
جا کر پھاٹک کے اندر داخل ہو جاتے [illegible]

ماروا ڈالی جو صرف کہ بے تہذیب بیادی و زادی ردے سے
ربگاڑ دیا۔ اوس وقت میرا کلیجہ دھک سے رہگیا۔ اور کچھ
ایسکے کنبے رشتے دوست آشنا مین ایسکے لئے کوئی
آدمی بھی نہین ہوتا۔ وہ ہالی لفتہ ہو ترکی ٹرلی
نہایت خوبصورتی کے شامل کمیس کی تیز روشنی ز
دور سے جھکے ہاتھ ایکا یک روپوش ہو گیا۔ افسوس
ڈہاکے کا ٹھاٹھ بھی خاک مین مل گیا۔ اور شرلی آرام
گرہ بادمین گونج اور ہی کہ حیف جب شہر کے خاص
رئیسون کے شامل یہ برتاو ہے تو ہمارے ایسے
شہروالون کو کون پوچھتا ہے۔ غیر صاحب ایسی
رئیس زادی پر ز لجر دل سے لاحول پڑہکر ایسی
کے ساتھ اپنے درد دولت کا رستہ لیا۔ انا للہ
وانا الیہ راجعون۔ (نامہ نگار) نقل ہے تو انسے
بدلعنت کرین شیعہ لامبریؤ (باقی آئندہ)

راقم

دریا ہے اور ہون گے جیکا کہنا بھی جا تا ہو
اگر میری مانو گے تو پچھتا ؤ گے نادانو

بقیہ

مضمون ہمدمی پیلی ۔ از بہاگلپور

عجب بلجانہ مین شادی رچی

نمبر ۲

خیر اب ہم پہلے پیارے ناظرین کے خیال کو اس محفل کی
سیر کراتے ہین کہ اس جشن گاہ مین کہ جس مین ہمارے
ہموطن کے اہل سلام و اہل ہنود کے علاوہ صاحب
بہادران بھی جلوہ افروز ہین۔ سجاوٹ کا کہنا ہر چہار
طرف جھاڑ و فانوس و لیمپ وغیرہ وغیرہ پیچھے قرینے سے
سجے سجائے آویزاں ہین کہ جس مین چربی کی بتیان
روشن ہین اور دروازے پر کہا برقی بجلی کی روشنی
روشن ہے اور سفید سفید پلنگ و فرش دری کے
اور پلنگے ہین اور ایک طرف کو گملی نما بیچے اور ہر

زرد و دوسری کے مسند تکیے وا سطے فرشا ہون کے لگے ہوئے
ہین کہ جس پر لوگ جلوہ افروز ہین اور محفل کے
بیچ بیچ ہر چہار طرف ریلا ہون ا پرپا ہو پر چھا ہون
کی کاریگری کے گل بوٹے کے نقشے جسمان مین
کہ گو یا تختہ چمن ہو رہا ہے اور ہر بچھا ۔۔۔
محفل کے ہر دروازے کے اوپر دو دو مین بہت بڑے ہین
اور بعض میان مینڈکی سیاہ سیاہ جشن گاہ کے ہر چہار
طرف لگی ہوئی ہین اور یہ محفل ان آب وتاب سے کی
سجائی گئی تہی کہ جو آج تک ایسی محفل تو یہان ہوئی
کے نہ کسی اہل اسلام نہ اہل ہنود نہ بنگالی مہاشاؤن
مین ہوئی تہی۔ ایک طرف صاحب بہادرون کی
پارٹی ہے۔ دوسری جانب معزز بنگالی مہاشاؤن
کا غول ہے۔ تیسرے سمت ہمارے اہل ہنود کا جتہا
ہے۔ چوتہی جانب پیچ کلیان میٹ کلیان کا رئیس ڈال
والون کا ہمیا بیچ رنگا رنگ ریشمی گرتا پہلا رہا ہے ایک
طرف محفل مین پر زور زر دلیس دیو ڈیا ان حلقہ کا سپاہی کے
اور ہر ایک شخص اپنے فیشن پر قیمتی ریشمی و
سیجے و کشمیرے کی شیروانی واچکن زیب تن کئے
ہوئے ہین اس وقت شب کے بارہ بجے ہون گے
اور اہل محفل کسی آنیوالے کے اشتیاق مین بیچین ہو رہے
ہین کہ اسی اثنا مین کسی بیسمن کی آمد آمد کی خبر
سنکر کے محفل مین ہلچل مچ گئی۔ اور ایکبارگی محفل
کی بی بی حنا وشباب لئے ہوئے پشواز زیب تن کو
مع سازندہ کے چہم چہم کرتی ہوئی تماشائیون کے
بیچ مین جلوہ افروز ہو گئین اور اسوقت دیا
کوئی تماشا تہا کہ جسکی نگاہ بی صاحبہ پر ہو گویا تحفہ
خدا کے فضل سے بیصاحبہ مین بہی ذرا گوری چٹی۔
لیکن جو صفت حسن کی ہے وہ انہین نہین ہے گو کیا
سو برس سو دو ہو یا کہ ستر کا سن ہو جوانی کی باتین
مرادون کے دل بادی ہے بی بی حنا اپنے یارون
اور آشناؤن مین اسوقت مثل حنا کے ہر دلعزیز اور

اتہون ماتہہ ہو رہی ہین۔ خیر اوسوقت بیصاحبہ نے سارنگی
لوگ سنبھال دی اور طبلچی نے طبلہ پر تہاپ بہادر
بیصاحبہ بہی ناز و نخرے کے ساتہہ بیٹہہ کر چونی
تین انگلش سانگ ارگیت کر گاکر صاحب بہادرون
کو خوش کرنے پایا تہا کہ اوپر اونکے ماتہین سازندہ
میان بخار صاحب کو شاید یہ ناگوار خاطر ہوا کہ
ممبرون سے ہنسنا ہے تو لڑنا ایسا نہین ہے
گوارا مجہے یہ کہکر بیصاحبہ کو سر محفل ہی دہر دبوچا
پہر تو بیصاحبہ بہی ہاتہ پاؤن ڈہیلے کر کے بیٹہہ
ہلا سے اکہڑ گئین۔ اور لگین نبض نکٹرہ دکہلانے
اور کہنے کرا دی میان بخار صاحب نے تو پہر سواری
کا نشہ دی۔ مگر یہان بیصاحبہ کی نبض پکڑنے والا
ہی کون تہا کہ جو پکڑتا کیونکہ اس محفل مین ایک نیم حکیم
خطرۂ جان کے مصداق تہے بہی جو اپنے کو زمانہ کا
کے سلسلہ مین تصور کئے ہوئے ہین مگر وہ نہین تو نبض
پکڑنے کی عادت ہی نہین۔ ہان نسخے اصل کے مطابق
قارورہ کی شناخت البتہ ان کو ہے۔ اگر بیصاحبہ انکو
اپنا قارورہ ذرا دکہلا دیتین تو البتہ بخار کی شناخت
کرکے معجون سبستان وگاؤ زبان وغیرہ سے علاج
کردیتے مگر بیصاحبہ نے یہان اس حکیم کو اپنا قارورہ
دکہلانا خلاف مصلحت سمجہکر اوسوقت گانے مین
لہذا گر سہ جو ملکہ نزد و گیا وہ ہو گئین۔ انکے بعد
بی بی نورجہان کی باری آئی۔ یہ بہی جہوم اپنے ساتہہ
و سازندہ وغیرہ کی محفل مین آتے ہی پیشتر ابر لگر
گہر چہیڑ دی۔ بیصاحبہ باوجود ادہیڑ عمر ہونیکے بہی
ذرا تو چہلبلا اور رنگین ہین۔ اور علاوہ اسکے الاپ
وغیرہ بہی اچہی ذرا بہے کی ہے گر ساتہہ ہی اسکے بیٹہی
کی طباری بہی ہین۔ اسوجہ سے انہین پہہ گانا غیرہ
نہین ہے۔ خیر بی صاحبہ نے کامل تین ساعت تک
گانا گایا۔ اسمین دو تین انگلش گانے بہی
گائے۔ جس سے صاحب بہادران بہت خوش ہوئے

اور خالی ظرف جو پڑی … ہے بیساختہ نکل بھی روش
کرنے رہے ساتھ … ناشکیب مشتاقین ۔ مگر
جب تیسری بار … جان کی بازی … افغان … کچھ
… بھی کچھ میں … سختی ہی ہوا ہے … کے
وقت سینہ پر ہاتھ رکھ کر … اور … کچھ
پتہ دیر … مگر … دشمن سے وہ … اور
… بچا … کہ … گایا کہ تماشائیوں کی
داد … وقت … گئیں … کی صدا
بلند ہو گئی … اور علاوہ … کے بیساختہ … کر
اور … غضب ڈھاتا تھا … جب
… صاحب … کے … پر
کشتوں کی … زمین … نقل پڑی ہو گئی … اور
بیساختہ … سے … کیا … مگر
تماشائی اس نقل کے ایسے مشتاق تھے کہ کسی
… صاحب کو … انعام
دل … کر دیں … اور … زمین …
… ایک صدا بھی … کی …
… جناب … آپ
… اور … تمام وقت میں صرف …
… کا … ایک … نامی …
بلکہ … کا … بہت …
… جو … خون نہ نکلا۔

الراقم
ایک تماشائی از مقام … خانہ

بھونچال تھا یا نمونہ قیامت

مورخہ … سنہ … کے زلزلہ کی خبریں تو
اکثر … سے … موصول ہوئی ہونگی
لیکن … قیامت تھا علاقہ … کے …
… ایسا کسی جگہ نہیں آیا …
… اپریل … صبح …

بلکہ جس جگہ جہاں کوٹ … پہاڑ اس … بچکر …
… جب … پہنچے اس … تک کم و بیش
مکانات کو صدمہ پہنچا ہے لیکن … سے آگے
جو مکانات میں آئے ان میں کوئی مکان بھی
ایسا نظر نہ آیا جو ثابت بچا ہو۔ دہرمسالہ جانے والی
سڑک کے … کے کنارے اکثر جگہ پر … کر
کے ڈھیر دیکھکر حیرانی ہوتی ہے کیونکہ آس پاس کے
گاؤں کے لوگوں میں سے جو ایک آدھ شخص جانبر ہوا
اسنے اپنے اپنے وارثوں کی لاشیں نکال کر پانی کے کنارے
جلائی ہوئی تھیں۔ اور علاقہ بھاگسو و کانگڑہ میں سے
قریباً … سو لاشیں برآمد ہو کر جلائی اور دبائی
جا چکی ہیں۔ لیکن ابھی سو تین ہزار لاشیں باقی
دبی ہوئی ہیں۔ جنکے نکالے جانے کی اب امید نہیں ہو سکتی
ہے کیونکہ اب لاشیں سڑ گئی ہیں اور انکا نکالنا
محال معلوم ہوتا ہے۔ ہم … اپریل کو بھاگسو
پہنچے وہاں دیکھا کہ اس زلزلہ نے تمام مکانات کی اینٹ
سے اینٹ بجا دی ہے۔ کوئی مکان نظر نہیں آتا۔ تمام
ویران ہو کر … کا میدان بن گیا ہے۔ اکثر … کے راستے
پر دوکانداروں سوداگروں … کیل …
کے تختے … ٹوٹے ہوئے دیکھکر … کا عالم ہوتا
ہے۔ … کی بجائے وہ لوگ نظر آتے ہیں
جو سرکاری … کر سپاہی اور بیگار
کے سپاہی زمین کرید کرید کر مردہ لاشوں کو نکالتے
اور جلاتے ہیں۔ اینٹ مکانوں کی چھت کے …
اب … لاشیں جلانے کے کام آ رہی ہیں۔ اگر کسی گھر کا
کوئی آدمی بچ گیا ہے تو وہ ایسا … بات ہے کہ …
… دیر تک … نہیں بن پڑتا ہے۔ شہر کو دیکھکر معلوم
ہوتا ہے کہ گویا کبھی یہ آباد ہی نہیں تھا۔ جو لاشیں اب
دبی ہوئی سڑ رہی ہیں انکے تعفن سے دماغ پراگندہ ہوتا
ہے۔ … سنا گیا ہے کہ … جگہ
جگہ سے … آتی ہیں کہ کوئی خدا کا بندہ نہیں …

جگہ سے نکالے۔ مگر افسوس کون تھا جو نکالتا۔ اگر کوئی … تھا
تو … کی فکر میں تھا۔ … دوسرے کی مدد کیسے کرتا۔
جبکہ اپنے ہی رشتہ داروں کو نکالنا مشکل ہو رہا
تھا۔ ایسے زلزلہ کا … وہ شخص جانبر ہوا ہے جو
کسی ضروری کام کیلئے گھر سے باہر چلا گیا تھا ورنہ …
کے وقت کون اٹھتا ہے۔ اندازہ سے معلوم ہوتا ہے
کہ فیصدی پانچ یا زیادہ سے زیادہ دس آدمی بچ گئے
ہیں۔ … دھرمسالہ … کانگڑہ میں ایسی صفائی ہوئی ہے
کہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ میاں نے قیامت کا نمونہ دکھایا
تھا۔ … قیامت … اسلئے
اللہ میاں نے … انکا نمونہ دکھا کر یقین دلا دیا
یاروں خیال کرو کہ … گمراہی سے تنگ آ کر اللہ میاں نے
قیامت کا حکم دیدیا ہو مگر … موقوف کر دیا ہو
شاید لوگ توبہ کریں اور قیامت کے برحق ہونے کا اقرار …
… اختیار کریں۔ اسلئے یہ نمونہ دکھا دیا۔ جو تمام
تمام دنیا میں مشہور … عجائبات … ہے
یا … کانگڑہ میں … مندر …
اسی شب … سالانہ تقریب …
تھے … ایک بھی نہ بچا بلکہ …
جیسے کوئی آسانی سے کسی چیز کو … بیٹھا …
اور جگہ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ یہاں کچھ تھا یا نہیں …
… کا بیان ہے کہ … مندر … ہو گیا …
گئی تھیں اور اس سے پیشتر بھی لوگ …
چنانچہ … مندر …
… ہو گئی … جلتی …
… اپریل …
… بارش ہوئی اور …
… تمام …
… صاف … ہر ایک جگہ …
… پیشتر …
… ہے … لیکن …

معلوم ہوتا ہے کہ در حقیقت ابتک زمین نہیں ہلتی ہے بلکہ ان
لوگوں کے دل ہلتے ہیں۔ جو ابتک اس سے بچگئے ہیں۔ انکو
اب بھی زمین کا ہلنا معلوم ہوتا ہے گویا ان لوگوں کے
ہلے ہوئے دل ہر وقت زمین کے لرزنے کا اندازہ محسوس
کرتے رہتے ہیں۔

۵ تاریخ کو کانگڑہ کے ملاحظہ کیلئے روانہ ہوئے
گو کہ توپ دستہ چلنا دشوار ہوگیا۔ تھوڑے تھوڑے
فاصلہ پر جب کوئی گاؤں یا چند مکانات جو اکثر جگہ
بجگہ پہاڑی دستور کے موافق ہوتی ہے گذرتے تھے۔
تو سفید کفن میں لاشوں کے ڈھیر نظر آتی تھی کہ دماغ
کو برداشت نہ ہوسکتی تھی۔ بہزار خرابی آہستہ چل کر کے
کانگڑہ سے دو میل کے فاصلہ پر قیام کیا۔ لیکن جب ہوا
چلتی تھی۔ تو دو میل تک برابر تعفن آتی تھی بڑی مشکل
سے ایک روز رہ کر پھر واپس دھرمسالہ آنا پڑا۔ کیونکہ آگے
پالمپور جانے کے لئے راستہ فی الحال درست نہیں ہے
اسلئے دو روز کے بعد پھر واپس کانگڑہ کی طرف ہو
پالمپور جائینگے اور وہاں کے حالات سے مطلع کرینگے
معلوم نہیں خدا کی کیا مرضی تھی جو زمین اس علاقہ کو
ملیا میٹ کر دیا کہ گویا کبھی آباد ہی نہ تھا۔ دور دور سے
لوگ جو اکثر ملازمت پیشہ ہی تھے رخصتیں لیکر جوق
جوق چلے آتے ہیں لیکن اپنے گھروں کا ملبہ اور نشانات
دیکھکر حیران ہوتے ہیں۔ اور اپنے لواحقین کی لاشیں
نکالتے دو روز دفناتے چلاتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

راقم

ایک خفیہ نویس نامہ نگار از شاہپور

دو ہی دن آیا جو خرابا تھی طبیعت میری
شکر صد شکر ٹھکانے لگی محنت میری

جلسہ ہمایہ صاحب [illegible] خوشنودی ہے سلام
خدمت [illegible] امید ہے کہ [illegible]

ہیں منتقل کر دیئے گئے۔ گذشتہ ہفتہ پنچ بہادر میں جو مضمون
جاپانی ساخت بنگلوں کا جسکی فروخت سے دولت سلطنت
میں فرق آتا تھا درج کیا گیا تھا وہ مضمون عام میں مشتہر
ہوتے ہی بمبئی پولیس کو اسکی خبر ہوگئی۔ جسکے دیکھتے ہی یہاں
میں خلل وقوع ہونے کے خیال سے خیرخواہ گورنمنٹ پارسی
منصف مزاج بہر العزیز سکندر بخت جناب سکندر خان
صاحب صوبیدار ڈپٹی پولیس نے مصنف جا بخرمن برباد کرنے
قوم اسلام کو اس طرف توجہ دلائی کہ فوراً اس کا
انتظام کرو۔ بس پھر کیا تھا دو چار معزز حضرات جنکو قومی
اعزاز بھی حاصل ہے اس دوکاندار کے پاس پہنچے اور تمام
بنگلے جنپر مقدس اسلامی مقامات کے نقشے تھے خرید لئے
گئے۔ بلکہ جاپانی اڈیٹ کو بھی ہدایت کر دی گئی کہ آئندہ
السلام کے جس میں اسلامی اعزاز میں فرق آئے اور امن
عامہ میں خلل واقع ہو ہرگز نہ منگوایا جاوے ہم جناب کا شکر
ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے کس قبل سے سانپ کا سر
اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹنے والا مضمون کر دکھلایا اور قرآنی
انتظام پیش نظر رکھکر عقدہ کا حل کر دیا۔ اور تمہ
بھی ان بزرگان قوم معزز حضرات کا شکریہ ادا کرتے
ہیں کہ جنہوں نے مالی تکلیف گوارا کرکے اسلام کو اور
اہل اسلام کو ممنون و مشکور فرمایا جسکا اجر سعادت ان
خیرات سے پائینگے۔ اور ضرور پائینگے۔ معتبر ذریعہ
سے ہمکو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ شریعت پناہ قاضی [illegible]
صاحب کی سرپرستی میں چند مسلمانوں نے ایک عرضی معہ
بنگلوں کے گورنر صاحب کی خدمت میں گذرانی ہے اسکا منشا
یہ ہے کہ گورنمنٹ خود گورنمنٹ جاپان کو ایسے معاملات کی
طرف توجہ دلائے کہ وہاں ایسے وزن شائع ہونے پائیں

راقم

محمد مشکور خیرخواہ اسلام

بقیہ

بقیہ التاریخ [illegible]

تاریخ وفات جناب فصیح الملک داغ دہلوی

(از طبع نامہ نگار پنچ بہادر حضرت قبلہ مولانا [illegible] متخلص [illegible])

چون فصیح الملک مرزا داغ آہ	شد ازین دنیا سوئے دار السلام
سال وصلش بہر گفتم حزن این	داغ بود و شاعر بے ہمکلام

قطعۂ تاریخ

آئینہ جمال احمدی مظہر شان ارشاد مرتضوی مرشدی مولوی
حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی حافظ سید السادات
وارث علی شاہ معروف ستھن میان و تاریخ وفات و
سبط اللہ کراماتہ (نتیجۂ طبع احمد حسین غلام وارثی)

حاجی وارث علی فخر زمان	شیخ وقت و غوث عصر و قطب دین
رخ ز دنیا سوئے حق چون تافت	دید از عین الیقین حق الیقین

سال وصلش گفت خستہ دل شمیم
شد سیاہ از آفتاب ملک و دین
۱۳

جملہ برادران طریقت کو چاہئے کہ عرس مرشد برحق کامل
کریں اور اسم پاک حضرت وارث مرحوم مغفور اسمائی کرامات
وظیفہ بنائیں۔ بجز اکشتگان محبت کی زخم دل کو اسم اعظم
سے بہتر کوئی مرہم نہیں ہے اور کسی وقت تصور زلف دوتا
اور خیال روئے تابان سے غافل نہ ہوں بندگان طریقت
و عارفان کامل کا قول ہے کہ طالب صادق کے لئے تصور مرشد
جان ایمان عبادت ہے اور ایک ساعت کی غفلت
اسکو کفر اور باعث زیان ہے۔ حقتعالی سبکو دولت
ایمان و یقین مرحمت فرمائے اللہ جل شانہ سب پر ظل عاطفت
جاری و قائم رہے۔ آمین یا رب العالمین۔

مفت گھڑی پانے اور تقسیم حاصل کرنیکا ذریعہ
صرف ۵ مئی ۱۹۰۵ء تک

جو کتاب ہم چیز [illegible] کا صحیح [illegible] ہے بر ساعت [illegible]
[illegible]
منیجر ایم۔ ایچ۔ ایند کو برنس [illegible] میرٹھ

جاسوسوں کی [illegible]

[illegible] سے خبر آئی ہے کہ [illegible] جس میں
بیان ہے کہ روسی بیڑہ [illegible] طلیح [illegible]
ہے اور امیر البحر [illegible]
ثابت کرنے کے موثر ذریعے فراہم کرلئے ہیں
ٹوکیو کی ایک تار برقی مظہر ہے کہ جاپانیوں
نے مقام [illegible] کو جو [illegible] کے مشرق میں
واقع ہے، قبضہ کرلیا ہے، روسی یہاں سے بجانب
شمال پسپا ہو رہے ہیں۔
جرمن سفیر رپورٹ کرتا ہے کہ [illegible]
کی سخت مخالفت کی گئی ہے۔ [illegible]
[illegible] جاپانیوں [illegible]
[illegible] کے لئے [illegible]
ذیل [illegible] مظہر ہے کہ [illegible] پر چند
انگریز ملاح بھی ہیں۔ وہ فریاد کرتے ہیں کہ [illegible]
فریب کیا گیا علاوہ اسکے کہ ہم مشرق کا سفر
کریں قیدخانہ میں جانا زیادہ پسند کرتے ہیں۔
حضور شاہ و ملکہ انگلستان ۱۰ اپریل کو [illegible]
میں وارد ہو گئے [illegible] بندرگاہ اور شہر میں
فرنچ اور برٹش [illegible] تھے شاہ اور
ملکہ نے گورنر جنرل سے [illegible] کی چہارشنبہ تک قیام
کرینگے۔ شاہ اور ملکہ نے گورنر جنرل سے ملاقات
کی۔ آپ [illegible] میں [illegible] گرد و نواح کی
سیر کرینگے۔

امریکہ کے پریسیڈنٹ روزویلٹ بڑے
شوق سے ان [illegible] کی تحقیقات کی ہے جو [illegible]
جاپان، روس سے کریگی لیکن اسکا قول ہے کہ
جاپان اپنی جانب سے صلح کی تحریک نہ کریگا۔
گورنمنٹ روس نے باضابطہ [illegible] جنگ
جاری رکھنے کا مصمم ارادہ ظاہر کیا ہے۔ [illegible]
[illegible] امپیریل [illegible] کے دوسرے
ڈویژن اور شاہی [illegible] جمع ہونے کا حکم
دیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جاپانیوں نے کوریا کی
[illegible] تار برقی کو اپنے قبضہ میں کرلیا
اور [illegible] جہازوں کو بیڑہ [illegible]
کے [illegible] جہازوں کے روکنے کے لئے
روانہ کر دیا ہے۔
[illegible] پر جاپانیوں نے قبضہ
کرلیا۔ اور اب [illegible] پر حملہ کرنے کی
تیاریاں کر رہے ہیں۔
روسی جنرل [illegible] رپورٹ کرتے ہیں کہ
روسی [illegible] نے [illegible] تاریخ کو مقام [illegible]
سے جانب مشرق واقع ہے، پر جاپانیوں نے [illegible]
جاپانی سپاہ یہ حالت دیکھکر [illegible] کی جانب واپس
[illegible] یہ مقام [illegible] پر واقع ہے اور
جاپانیوں کی چھاؤنی ہے

جاپانیوں نے [illegible] کے بندرگاہ
اور [illegible] جہازات کو [illegible] گرفتار کئے
[illegible] سے [illegible]
کا سلسلہ تار برقی کاٹ ڈالا۔
مقام [illegible] (روس) کے کارخانے کے [illegible] ہزار
مزدوروں نے کام بند کر دیا۔ پولیس سوار [illegible]
کے ٹکڑوں اور [illegible] کی [illegible] لوگوں نے
[illegible] کو منتشر کر دیا۔ احاطہ کارخانہ میں
ایک پوری رجمنٹ بٹھا دی گئی ہے
کرنل [illegible] قاتل گرانڈ ڈیوک سرجیس (روس)
کو ماسکو میں سزائے موت دی گئی۔ آخری وقت
میں اسنے بیان کیا میں خانہ جنگی کا اسیر تھا
نام بغاوت کا نہیں۔

امرتسر میں ۶ اپریل کو ایک [illegible] کے مکان
میں ایک بکری نے دو بچے دئے ایک بچہ [illegible] رنگ کا
تھا اسکی [illegible] اور دو سر تھے دوسرا بالکل ہرن
کے مانند تھا۔ [illegible] دیکھنے کو [illegible]
گئے تھے ۱۱ اپریل کو دونوں مر گئے۔

چنگیز پور (جہانسی) سے دو بہاتی گورہ فوجی افسر وزیر خلاف کے مجرم ثابت ہوئے ہین جنپر چار ہونے کروڑائی ڈالی کی سال قید سخت و کو ۱۰۰ روپیہ ماہ او ایک کو سال بہر قید سخت کی سزا ہوئی

بنگالی رسینہ دار مسٹر شیلدام گنگادم کلکتہ کے چوک کالج مین لیکچر دی کرنے کو منع کر دئے گئے

شاہجہانپور مین قسائیون کے لئے علیحدہ منڈی بنی ۔ اسپر سب اہلکار کے بیٹھ گئے ۔

ستمبر گذشتہ کو جہانگیر گوری مین سخت آگ لگی تمام بازار جل گیا ۔ لاکھون کا نقصان ہوا ۔

کرنل کمسویل پولٹیکل ایجنٹ معزول کئے گئے انکے خلاف رعایانے زبردست عرضی بھیجی تھی ۔

جنگلات گوادری مین مردم خوار شیر کی ہلاکت کیلئے ۱۰۰ روپیہ کا انعام شایع کیا گیا ہے

ہائیکورٹ کلکتہ مین مسٹر لیڈے سب جج کی تنخواہ بارہ ہزار ۵۵۰ روپیہ کی ڈگری کی گئی ہے

قصبہ ضلع گورکھپور مین بھی طاعون ہوگیا خدا اپنا فضل کرے ۔ قصبہ مذکور مین جگہ جگہ

گنگا کا نام جو مشہور ہے بہونچال کے دن اسکا پانی جوش مین آکر اپنی اصل سطح سے ۳ فٹ اونچا ہوگیا اور نیز اوس کے گرد و نواح مین جو کنوئین تھے اونمین بھی پانی تین تین فٹ اونچا ہوگیا ۔ (۲) گورنمنٹ پنجاب نے اپنے صوبے کے ہر ایک ضلع مین صرف ایک مدرسہ اسپیرل منظور کیا ہے جسکے تمام ملازمان کو پنشن ملا کرے گی ۔ باقی مدارس کے ٹیچر ٹیکہ کے ٹٹو کے مانند رہے کہ جبتک کام کے لایق رہین گے تب تک انکو تنخواہ دیجائیگی اور جب کام کے لایق نہ رہین گے انکو نکال دیا جائیگا ۔ اگر کسی صاحب پر کمشنر صاحب کے ولیس رحم آیا تو کچھ انعام دیدیا ۔ ورنہ انعام سے بھی صاف جواب ہوگا ۔ راقم خود دیکھا

(انریبل ضلع گوڑگانوہ)

بندرگاہ دوارکا سے ایک جہاز پر ۱۰۰ مسافر بمبئی جانے کے لئے سوار ہوئے ۔ یہ جہاز سمندر مین سخت تلاطم مین مبتلا ہوگیا ۵ مرد ۔ اور ایک عورت مسافر کے علاوہ باقی سب غرقاب ہوگئے

رنگون سے خبر آئی کہ آنریبل مسٹر لوئس گورنمنٹ

ایڈورڈ کیٹ گھوڑی پر سوار تھے موٹر کار کو دیکھکر گھوڑا ایسا بھڑکا کہ گرے کہ نا برخت ہو سکے ۔

ایکسچینج کلکتہ مین مسٹر لینلی گھوڑے سے زور گرکر اسپتال مین بیہوش ہین ۔

کلکتہ مین ایک معلم نند لال مسٹر کو ایکسال قید سخت ہوئی ایک طالبعلم کے گھر سے ایک بجا بجا دیا تھا ۔

گورنمنٹ الہ آباد کو لکھنو منتقل کرانیکی تجویز قطعی نا منظور کی گئی ہے ۔

جیلخانہ لاہور مین ایک جہاں قیدی لگا دیا بھاگ کر فرار ہوگیا ۔ تلاش جاری ہے ۔

ہلول (گجرات) بعوض سال کیلئے تعزیری پولیس قایم کی گئی ۔ باشندے سخت پریشان ہوگئی ۔

ہندوستانی پریذیڈنسی مین اس سال شمال و مشرق سمت مین بارش ہونے کے باعث وہان کے باشندگان کے لئے قحط کا امداد فنڈ کھولا گیا ۔

اٹلی کے سیور مزدورون نے اپنی ہڑتال موقوف

رنگون مین آجکل طاعون بڑی شدت سے ترقی کررہا ہے پرسون ۸ وارداتین اور ۳۳ موتین ہوئین ابتدا اپریل سے ۲۵۹ وارداتین ۲۰۰ موتین ہوچکین

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبدالمجید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا ۔